سوال

(178)سادہ شادی !نہایت برکت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بھاری بھرکم حق مہر اور شادی بیاہ کی تقریبات میں فضول خرچی سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ خاص طور پر ہنی مون کے متعلق کہ جس پر بھاری رقوم خرچ کی جاتی ہیں، کیا شریعت اسے برقرار رکھتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حق مہر اور شادی بیاہ کی تقریبات میں اسراف و تبذیر خلاف شرع ہے۔ اس لیے کہ کم خرچ شادی انتہائی بابرکت ہوتی ہے، اور خرچ جتنا کم ہوگا برکت اتنی زیادہ ہوگی ایسے معاملات کا تعلق عام طور پر عورتوں سے ہوتا ہے کیونکہ وہی مردوں کو زیادہ اور بھاری مہر پر اکساتی ہیں، اگر کہیں سے کم مہر کی پیش کش ہو تو اسے یہ کہہ کر ٹھکرا دیتی ہیں کہ ہماری بیٹی کے لیے مہر، تو اتنا اور اتنا ہونا چاہیے۔ اسی طرح تقریبات پر اٹھنے والے کثیر اخراجات ہیں کہ شریعت ان سے بھی روکتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے تحت آتے ہیں:

وَلَاتُسْرِفُوٓا۟ اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (الانعام6 141)

''فضول خرچی مت کرو یقینا اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

اور ایسی فضول خرچیوں پر بھی عام طور پر عورتیں ہی مردوں کو اکساتی ہیں اور کہتی ہیں کہ دیکھو جی! فلاں کے پروگرام میں یہ کچھ ہوا، فلاں نے یہ کیا۔ ایسے معاملات میں یہ امر ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ وہ شرعی انداز میں ہو، حدود سے تجاوز کرتے ہوئے فضول خرچی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ فضول خرچی منع ہے۔

وَلَاتُسْرِفُوٓا۟ اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (الانعام6 141)

''فضول خرچی مت کرو یقینا اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

باقی رہا ہنی مون کا معاملہ، تو یہ انتہائی بدترین اور قابل نفرت اور برا عمل ہے۔ یہ محض غیر مسلموں کی تقلید اور اموال کثیرہ کا ضیاع ہے، جبکہ دینی امور کا ضیاع اس کے علاوہ ہے، خاص طور پر اس وقت جب اسے غیر اسلامی ممالک میں منایا جائے، اس صورت میں نو بیاہتا جوڑے ایسی تباہ کن عادات و تقالید لے کر لوٹتے ہیں جو خود ان کے لیے اور مسلم معاشرے کے لیے باعث خوف ہیں، ہاں! اگر کوئی انسان اپنی بیوی کے ساتھ مسجد نبوی کی زیارت یا عمرے کی ادائیگی کے لیے سفر کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں (بلکہ بہت بہتر

ہے)۔ان شاءاللہ۔۔۔شیخ ابن عثیمین۔۔۔

هٰذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

نکاح، صفحہ:191

محدث فتویٰ